خالد شیلڈرک
ترجمہ و تلخیص ۔ افسر حسن صدیقی

میں مسلمان کیوں ہوا؟

اسلام اپنے دینِ فطرت ہونے، طرزِ معاشرت کی سادگی اور اپنے غیر طبقاتی عادلانہ نظام کی وجہ سے دیگر مذاہبِ عالم کے پیروکاروں کے لئے ہمیشہ سے کشش انگیز اور جاذبِ توجہ رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بہت سے لوگ معاشرہ و ماحول اور اپنے خاندان کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے تحت قبولِ اسلام کی جراتِ رندانہ کر گزرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو حقیقت کے متلاشی رہتے ہیں اور وہ اپنے شعور و ضمیر کو بیدار رکھنا چاہتے ہیں انہیں یہ پابندیاں اظہارِ حقیقت سے نہیں روک سکتیں۔ ایسا ہی ایک جیالا برطانیہ کا خالد شیلڈرک ہی ہے اس کی کہانی خود اس کی زبانی کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

میں برطانیہ میں پیدا ہوا اور میری پرورش چرچ آف انگلینڈ کے اصول و قوانین کے تحت ہوئی۔ میرا معلم ایک عیسائی پادری تھا جس کی میں آج بھی عزت کرتا ہوں۔ وہ وعدہ کا پکا اور میری کوتاہیاں معاف کرنے میں بڑا وسیع القلب تھا۔ مجھے اقرار ہے کہ میرے بچپن کے زمانہ میں مذہب نے مجھے نسبتاً کم پریشان کیا۔ میں چرچ کی عبادتوں اور دعاؤں میں عادتاً شریک ہوتا تھا۔ لیکن جوں جوں میرا شعور پختہ ہوتا گیا۔ اور میں نے اپنے گردوپیش کے ماحول پر نظر ڈالی تو معاملات نے دعوتِ فکر دینی شروع کر دی۔

میں بنیادی طور پر رومن کیتھولک تھا اور عیسائیت کے دوسرے فرقوں اور دوسرے مذاہب کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا۔ لیکن جب عیسائی فرقوں کے افراد نے میرے فرقہ کے بارے میں مجھ سے بحثیں شروع کر دیں تو مجھے اپنی معلومات میں اضافہ اور مطالعہ کو وسیع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ویسے یہ بات تو پہلے ہی سے مجھے پریشان کر رہی تھی کہ میرے فرقہ پر حرف گیری کیوں کی جا رہی ہے۔ جوں جوں میرے مطالعہ میں اضافہ ہوا مجھ پر واضح ہوتا گیا کہ میں ہر چند کہ عیسائی ہوں لیکن عیسائیت کی بہت سی باتوں پر یقین نہیں رکھتا اور نہ ہی عمل کرتا ہوں۔ میں عیسائیت کے کئی مختلف گرجوں میں لیکچر سننے اور مطالعہ کی غرض سے گیا تاکہ حقیقت مجھ پر آشکارا ہو لیکن دل کو تسکین نہ ہوئی۔ البتہ لیکچر سننے اور مطالعہ کے بعد صرف ایک فرقہ نے مجھے متاثر کیا۔ اور وہ تھا چرچ وحدانیت ______ حالاں کہ اس سے قبل میں تثلیث ______ کے عقیدہ

سے متاثر تھا۔ اور وہ بھی اس حد تک کہ عیسائی مذہب میں شاید یہی فرقہ سچا ہے اور باقی فرقے اتنے متاثر کن نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک دیگر عقائد کے خلاف میری آنکھوں پر ایک دبیز موٹی عینک چڑھی ہوئی تھی۔ بہرحال میرے دماغ میں ایک انتشار بپا تھا۔ اور میں مستقل سوچ میں غرق رہنے لگا۔

بالآخر میں نے محسوس کیا کہ میرے دل نے جس مذہب کو ترتیب دیا ہے یا بنایا ہے وہ عیسائی گرجوں کی تعلیمات سے دور ایک الگ تھلگ کوئی اور ہی چیز ہے۔ سب سے پہلے جس عیسائی عقیدہ کے خلاف میرے دل میں صدائے احتجاج بلند ہوئی وہ یہ تھا کہ میری پیدائش میرے باپ اور ماں کے گناہ کی وجہ سے واقع ہوئی۔ بھلا میں کیسے مان لیتا کہ میرے پیارے ماں باپ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ یہ عقیدہ تو ہر فرماں بردار بیٹے کو تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ اس کے ماں باپ نے اسے دنیا میں لاکر ایک گناہ کیا ہے۔ اور یہ کہ وہ اس دنیا میں ایک گناہ گار فطرت لے کر پیدا ہوا ہے۔ اور گناہ کرنا اس کی سرشت میں داخل ہے۔ اس سے میرا دماغ گھوم گیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا گناہ سے بچنا محال ہے۔ اور یہ کہ خدا کو منظور ہی یہ ہے کہ میں گناہ کروں کیونکہ یہ میری فطرت میں داخل ہے اللہ معاف کرے یہ تو خدا کے ساتھ بڑا شرمناک مذاق اور اس کی تضحیک ہے۔ یہ بہت بڑا اتہام ہے۔ پھر عیسائیت کے مطابق اس گناہگار کی منزل جہنم ہے جہاں ابلتے ہوئے چولہے اور پانی کی جھیلیں ہیں۔ اور اس سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ عیسائی بچہ کا اس دنیا میں آنے کے بعد اس کے ماں باپ کے گناہوں سے نجات دلانے کے لئے اور اسے پاک کرنے کے لئے اس کا بپتشی ——— کر دیا جاتے۔ اس کے لئے ماں باپ کو بچہ گرجا میں پہنچانا پڑتا ہے۔ جہاں پادری شراب کے چھینٹے بچہ پر ڈالتا ہے۔ اور کچھ پڑھ کر اس کو پاک قرار دیتا ہے۔ اس کے برخلاف جب میں نے اسلامی لٹریچر پڑھا تو معلوم ہوا کہ اس مذہب میں بالکل دوسرا تصور ہے۔ یعنی ہر بچہ معصوم پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اسلام کی طرف ہی مائل ہوتا ہے۔ جو ایک فطری مذہب ہے۔ حقیقت میں تو یہ والدین ہیں جو بچہ کو عیسائی، یہودی یا مسلمان بنا دیتے ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کی اس حدیث سے عیسائی نظریہ کی واضح نفی ہوتی ہے۔

عیسائی لٹریچر کے بغور مطالعہ کے بعد مجھ پر یہ راز بھی کھلا کہ بائبل کے مختلف مراحل میں خالق کائنات کا جو تصور دیا گیا ہے وہ ایک شفیق و مہربان خالق کا نہیں ہے بلکہ (نعوذ باللہ) ایک ایسے انسان کش خالق کا ہے جو ایک چھوٹی سی مخلوق یعنی انسانی فرقہ کی خوشنودی کے لئے دوسری مخلوق کی تباہی و بربادی چاہتا ہے۔ مجھے باور کرایا گیا ہے کہ خالق نے اس کرہ کی مخلوق کو وجود میں لانے کے بعد اس طرح سے نظام درہم برہم کر دیا کہ وہ سوائے یہودیوں کے دیگر اقوام کی تباہی چاہتا ہے۔ اس نے یہ غیر متبرک حکم اس طرح دیا کہ جہاں کہیں تم غیر یہودی کو پاؤ اسے نہ چھوڑو بلکہ قتل کر دو۔ کیا میں اس پر یقین کر سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ اور یہ کہ خالق ان کو معاف کرتا ہے جو ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور یہ کہ اس نے اس دنیا میں بے شمار پیغمبر بھیجے لیکن انسان نے خالق کی تعلیمات نہ مانیں جس

کی وجہ سے جہنم کے مستحق ٹھہرے بلکہ ایک استثنار کے ساتھ وہ یہ کہ انسانی گناہوں کے کفارہ کے طور پر صرف خدا کے بیٹے (مراد حضرت عیسیٰؑ) کی قربانی ہو جس سے عقیدت مندوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے.... کیا عجیب بات ہے۔

خالد شیلڈرک کہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ میں یقین کروں کہ خدا نے انسان کے گناہوں کے کفارہ اور اپنے غصہ اور انا کی تسکین کے لئے اپنے ہی بیٹے کو قتل کرایا تاکہ وہ خود ہی قربانی قبول کرے۔ عجیب باپ ہے اور عجیب ان کی انا و تسکین ہے۔ میں ان سب واہیات باتوں پر یقین نہیں کر سکتا۔ اور عیسائی رہنے کے لئے کہ یہ عیسائی عقیدہ کی بنیاد ہیں۔

شیلڈرک خالد اسی پر اکتفا نہیں کرتے وہ بائبل پر بھی تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے کہتے ہیں۔

پھر میں نے یہ بھی دیکھا کہ موجودہ بائبل کسی صورت میں مصدقہ نہیں ہے کیونکہ جو نام بائبل میں دئے گئے ہیں ان کی کوئی تصدیق و سند نہیں ہے۔ اور نام والوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ پہلی پانچوں کتابیں حضرت موسیٰؑ کی نوشتہ نہیں ہیں اور یہ کہ بادشاہ و امراء ———— رُتھ (RUTH) عیسایہ (ISIAH) ملاچی (MALACHI) وغیرہ نامعلوم لوگوں کی تحریریں ہیں جو غالباً پیغمبروں کی کچھ تعلیمات پر مبنی ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ میتھیو (MATHEW)، مارک (MARK) اور لیوک (LUKE) نے بھی یہ تعلیمات تحریر نہیں کیں۔ کیونکہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ مختلف ہیں جن لوگوں نے راسخ الوقت چاروں انجیلوں کا مطالعہ کیا ہے وہ میری اس بات کی تصدیق کریں گے پھر یہ کہ سینٹ پال (SAINT PAL) سے منسوب خطوط اور تحریریں اس کی نوشتہ نہیں ہیں۔ اس طرح سے گویا تمام کتاب ایک ایسی تحریروں کا ملغوبہ ہے کہ جن کے لکھنے والوں کا پتہ نہیں ہے۔ اور حیرت ہے کہ دنیا کے سامنے اس کتاب کو متبرک بائبل کے نام سے پیش کیا جاتا ہے حد تو یہ ہے کہ سینٹ پال نے حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ سرے سے دیکھا ہی نہیں۔ بلکہ تاریخ ان کا وجود چوتھی صدی عیسوی بتاتی ہے۔ علاوہ ازیں بائبل کو ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً تبدیل کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں "بائبل کمیٹی برائے نظرثانی" نے اول جان سورہ ۷ (I. JOHN-V-7) کو بائبل سے حذف کر دیا ہے۔ وہ سورہ یہ ہے کہ جنت کے ضامن صرف تین ہیں۔ یعنی باپ، بیٹا اور متبرک اور غیر مرئی سایہ (مراد غالباً روح القدس حضرت جبریل امینؑ ہیں) اور یہ تینوں ایک ہیں۔ مقدس ہیں (HALY TRINITY) کمیٹی کے خیال میں اس کا ذکر کسی قدیم نسخہ میں نہیں ہے اور فرانسیسی ماہر مذہبیات ڈاکٹر بوکائی تسلیم کرتا ہے کہ یہ بعد میں شامل کی گئی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ مارٹن لوتھر نے شامل کی تھی۔ حالاں کہ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ہر چند مارٹن لوتھر نے مذہبیات میں کافی اصلاحات کی ہیں۔ لیکن اس نے بائبل کی تحریروں کو قطعاً نہیں چھیڑا۔ اور ان کو جیسے تھیں ویسے ہی تسلیم کیا اور رہنے دیا

اس نے یہ کوشش نہیں کی۔ کہ ان کی صداقت کو کریدتا جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ اس پر مذہبی جنون طاری تھا اور کم ہمت تھا۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مغموم اور بیمار تصورات کا حامل تھا اور ایک دفعہ جب اس کا ایک شیطانی روح سے واسطہ پڑا تو اس نے اس پر دوات کھینچ ماری تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں کسی میں یہ ہمت نہ تھی کہ وہ بائبل کی حقیقت کا کھوج لگاتا اور حرف گیری کرتا۔ کیونکہ ایسا کرنا گردن زدنی کے مترادف تھا۔

حال ہی میں ڈرہم کے پادری ڈیوڈ جینکن (DAVID JENKIN) کے اس بیان سے چرچ آف انگلینڈ کے تمام بڑے بڑے پادری بے حد برہم اور پریشان ہیں کہ ایسٹر کے تہوار کا کوئی جواز نہیں ہے اس کے متعلق جو کہانی بائبل میں درج ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب دیئے جانے کے تیسرے دن بعد زندہ ہو گئے تھے۔ محض انسانی دماغ کی اختراع ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ واقعہ سچا ہے۔ رہی سہی کسر برنا باس کی انجیل ______ سے پہلے ہی پوری کر دی تھی۔ اس میں درج ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی صلیب پر چڑھائے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ بلکہ ان کا حواری یہودہ جس نے رومی سپاہیوں سے مل کر پکڑوانے کی سازش کی تھی اس کی شکل حضرت عیسیٰؑ سے مشابہ ہو گئی۔ نتیجہً سپاہیوں نے اسے ہی حضرت عیسیٰ سمجھ کر صلیب پر لٹکا دیا۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے۔

"نہ وہ قتل کئے گئے، نہ ہی انہیں صلیب دی گئی۔ لیکن ایک شخص کو ان کا مشابہ بنا دیا گیا"۔

عیسائی مذہب کی چاروں انجیلوں میں سے ایک میں یہ بھی درج ہے کہ یہودہ کو اپنی غداری یعنی حضرت عیسیٰؑ کو پکڑوانے پر سخت تاسف ہوا اور حضرت عیسیٰؑ کے صلیب پر لٹکنے کے بعد اپنے گلے میں پھندا ڈال کر پھانسی لگائی اور مر گیا۔ غرضیکہ تمام انجیلیں تضاد کا شکار ہیں۔ صرف برنا باس کی انجیل کی بات کسی حد تک صحیح کے قریب معلوم ہوتی ہے۔

اگر یہ کہا جاتا ہے کہ رومی شہنشاہیت نے عیسائیت کا بڑا استحصال کیا ہے۔ لیکن عیسائیت خود تحمل و برداشت کا مذہب نہیں رہا ہے۔ جب رومی شہنشاہ کانسٹنٹائن نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو صرف پیغمبر مان لیا۔ تثلیث کے قائل نہ تھے۔ لیکن تثلیث کے ماننے والوں عیسائیوں نے ان پر جو ہولناک مظالم ڈھائے ان کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالاں کہ وہ بھی عیسائی تھے اور محض دوسرے فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ کانسٹنٹائن ہی کے دور میں اتوار کے دن کو مقدس قرار دیا گیا۔ ہر چند کہ اس کا ذکر بائبل میں کہیں نہیں ہے اور ہفتہ (سنیچر) کو پاک دن مانا جاتا تھا۔ وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ کانسٹنٹائن چونکہ آریائی نسل سے تھا اور سورج بنسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے عیسائی مذہب اس شرط پر اختیار کیا کہ سورج کے دن یعنی سنڈے کو عیسائی مذہب کا مقدس دن مانا جائے۔

حضرت عیسیٰ کو پیغمبر ماننے والوں اور تثلیث کے ماننے والوں دونوں فرقوں میں بڑی شدومد سے لڑائیاں ہوئیں۔ اور ہر دو فریق سخت تباہیوں سے دوچار ہوئے۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کے لوگوں نے کیتھولک عیسائیوں کے بہت سے گرجے جلا دئے۔ اور اسی طرح کیتھولک فرقہ والوں نے پروٹسٹنٹ فرقہ کے گرجوں کو مسمار کر دیا۔ (برطانیہ کے علاقہ آئرلینڈ میں یہ لڑائیاں ہر دو فرقوں کے درمیان آج بھی جاری ہیں۔) میرے خیال میں یہ سب اس لئے تھا کہ ہر چرچ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت کی لکھی ہوئی بائبل مصدقہ ہے اور ہر عیسائی کو اس کو ماننا اور اس کی پیروی کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ اصلی اور حقیقی بائبل جو کہ پیغمبروں کی نوشتہ تھی پانے میں ناکام رہے اور آج بھی وہی نقلی کتاب بائبل کے نام سے پیش کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب کا دعویٰ اس نقلی کتاب کی بنیاد پر غلط ہے۔

شیلڈرک خالد مزید کہتا ہے۔ ذرا غور کریں کہ یہ اسلام سے کتنا مختلف ہے۔ کہ جس مذہب میں قرآن پاک حضرت محمدؐ نے جس طرح پہنچایا وہ حرف بحرف آج تک ویسے ہی موجود ہے۔ مسلمانوں نے ہر صدی اور ہر دور میں ہر قسم کے حملوں کا اس سچے قرآن کی موجودگی میں ہمت اور حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔ عیسائیت کو چاہئے کہ اگر آنے والے طوفانوں سے نمٹنا ہے تو حقیقت کو تلاش کرے اور جس ہستی کو وہ مانتے ہیں اس کی زندگی کے تمام حقائق صحیح کی بنیاد پر معلوم کریں۔

حق کی تلاش میں میں نے بدھ مت کا بھی مطالعہ کیا۔ میں نے اس مذہب کی تعلیمات کو مذہب کی بجائے فلسفیانہ زیادہ پایا۔ بھلا کیا یہ ممکن ہے کہ ایک لنگوٹ کس کر اور ہاتھ میں کشکول لے کر بھیک مانگنے سے کسی متلاشی کی مذہب کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ یا حضرت عیسیٰؑ کے اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے سے مذہب کی حقیقت پوری ہو جاتی ہے۔ نہیں، بالکل نہیں۔ آج کی دنیا میں تو ایسے لوگوں کو مشتبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور گرفتاری عمل میں آسکتی ہے۔

شیلڈرک خالد اپنی روحانی تشنگی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

درحقیقت مجھے ایک عملی مذہب اور دین کی ضرورت تھی۔ ایسا دین نہیں جو زندگی کے خوابوں کو منتشر کر دے اور انسان کو دوسرے انسانوں سے دور کر دے۔ بلکہ ایسا دین، ایسا عملی مذہب، جو ہر گھڑی، ہر لمحہ میرے اپنے ذاتی معاملات اور میرے اور دوسروں کے درمیان روابط و معاملات میں قدم قدم پر رہنمائی کرتا ہے اس کی تلاش میں میں نے دنیا کے تمام مروجہ ادیان و مذاہب اور رسم و رواج کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ لوگوں سے ملا اور ان سے بحثیں کیں۔ لیکن یہ بات بالآخر مجھ پر منکشف ہوئی کہ میرے روحانی کرب کا درمان صرف اور صرف دین اسلام میں مل سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے اسلام پر زیادہ لٹریچر نہیں پڑھا بلکہ میں تو یہ دیکھ رہا تھا کہ دین اسلام پر ہر طرف سے عیسائی مذہب کے پیروکار، لکھنے والے اور مبلغین مسلسل تابڑ توڑ حملے کئے

کئے جا رہے ہیں دل میں سوچتا تھا کہ آخر یہ عیسائی اسلام سے اتنے خوفزدہ کیوں ہیں اور مسلسل اس مذہب کی تضحیک اور برائیاں کیوں کرتے رہتے ہیں۔ میں نے تمام عیسائی ناقدوں کی ایک ایک کتاب جو میں حاصل کر سکتا تھا حاصل کی اور پڑھی اور پھر یہ حقیقت کھل کر مجھ پر آشکارا ہو گئی کہ "میں تو ایک مسلم ہوں"

عملی نقطہ ہائے نظر سے اسلام کے جن زریں اصولوں نے مجھے متاثر کیا وہ یہ ہیں۔ اسلام شراب اور جوئے کی ممانعت کرتا ہے جب کہ عیسائی دنیا کی سب سے بڑی لعنت یہی جوا اور شراب ہیں۔ جہاں کہیں مسلم آبادیاں ہیں یہ دونوں چیزیں وہاں نہیں ہیں۔ اسلام ایک ترقی پسند مذہب ہے اور ہر دور اور صدی میں دنیا کے ہر مقامی جائز معاشرہ سے مطابقت کھاتا ہے۔ اور وہاں کے رہنے والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ یہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ دنیا زیادہ سے زیادہ پاک اور صاف ہوتی رہے۔ اور دین کی روشنی سے لوگوں کے قلب منور ہوتے رہیں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بائبل ہمیں بہت ہی کم تفصیل مہیا کرتی ہے۔ لیکن حضرت محمدؐ کی روزانہ کی زندگی ہمارے سامنے ہے۔ اور راہنمائی کے لئے ان کی زندگی کا کوئی گوشہ ہم سے مخفی نہیں ہے۔ قدم قدم پر راہنمائی موجود ہے حضرت محمدؐ کو تقریباً تیرہ سال تک سخت تکالیف اور مصائب کا سامنا رہا۔ لیکن انہوں نے مثالی ثابت قدمی اور انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور دوسری طرف جو یہ فتح سے ہمکنار ہوئے تو ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والے ان کے قدموں میں پڑے تھے۔ لیکن انہوں نے کمال فراخدلی سے سب کو معاف کر دیا حالاں کہ یہ چاہتے تو بدلہ لے سکتے تھے۔ ہم جانتے ہیں ان میں ذرا سا بھی غرور و تکبر نہیں تھا۔ اللہ اللہ! یہ استغنا کہ سارا عرب ان کے زیرنگیں تھا لیکن اپنے جوتوں کو خود ہی ٹانکتے تھے۔ انہوں نے اپنی تمام مال و متاع غلاموں کو آزاد کرانے اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی ساری زندگی پیدائش سے وفات تک انسانیت کا ایک نادر نمونہ مثال ہے۔ اسلام ضبطِ نفس اور ایثار کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یہی چیزیں ہمیں دنیا میں امن و آرام دیتی ہیں۔ اور جنت کی طرف لے جاتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ محض عقیدہ، عمل کے بغیر بے کار ہے۔ اسلام میں عقیدہ اور عمل ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ خدا کی وحدانیت اور تمام بنی نوع انسان کی بھائی چارگی ہی اسلام کا تمام عالم کے لئے اور بالخصوص مغرب کے لئے پیغام ہے۔ بلاشک و شبہ یہ ایک ایسا پیغام ہے جس پر ہر انسانیت پسند کو فخر کرنا چاہئے۔

شیلڈرک خالد اپنی سرگزشت کا اختتام کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے یہ خیال نہیں آتا اور نہ ہی افسوس ہوا کہ میں کیوں اپنا آبائی مذہب ترک کر کے مسلمان ہوا۔ میرے لئے یہ خیال باعث فخر ہے نہ کہ وجہ شرمندگی کہ میں نے کیوں اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیم کرتے ہوئے اس دین فطرت یعنی اسلام کو گلے لگایا ہے۔

نوٹس برائے طلبی ٹینڈر

مندرجہ ذیل کام کے لئے محکمہ ایریگیشن اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے منظورشدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سالانہ رجسٹریشن برائے سال ۱۹۸۶ء - ۱۹۸۵ء کی تجدید کی ہو، سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں :

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعادِ تکمیل	ٹینڈر کھولنے کی تاریخ
۱	تحفظ از سیلاب دریائے ادیزئی زرعی اراضی و آبادی دیہہ مواضعات کنڈر سنڈی دادوزئی واگرہ (تعمیر پیہ ۳ × ۴ برائے تحفظ دیہہ اگرہ)	-/۲،۰۰،۰۰۰	-/۴۰،۰۰۰	دو ماہ	۲۳-۱۱-۸۵

(۱) درخواست برائے حصول ٹینڈر مندرجہ بالا کام کیلئے مقررہ تاریخ سے ایک دن پہلے دو بجے تک زیرِ دستخطی کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اور پھر مندرجہ بالا تاریخ مستحق ٹھیکیداروں کو ٹینڈر فارم جاری کئے جائیں گے۔ سربمہر ٹینڈر ۱۱:۳۰ بجے تک وصول کئے جائیں گے اور اسی دن ۱۲ بجے ٹھیکیداروں کے روبرو کھولے جائیں گے۔

(ii) نقد زرِ ضمانت بحق ایگزیکٹو انجینئر پشاور کینالز ڈویژن ٹینڈر فارم کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے۔

(iii) مشروط یا بذریعہ تار ٹینڈر منظور نہیں ہوں گے۔

(iv) مزید معلومات بابت کام اور شرائط دفتر بالا سے کسی بھی یوم کارکردگی دفتری اوقات میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

حضرت اللہ خان
ایگزیکٹو انجینئر پشاور کینالز ڈویژن پشاور

INF (P) 3009

بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے

"ولباس التقویٰ ذٰلک خیر"

گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ